نبی کے کاندھوں پہ چڑھنے والا پسر کا لاشہ اُٹھا رہا ہے

نبی کے کاندھوں پہ چڑھنے والا پسر کا لاشہ اُٹھا رہا ہے
زمانہ پیری میں شاہِ دیں کو یہ زخمِ اکبر دِکھا رہا ہے

حسین اپنا جگر سنبھالے کھڑے ہیں خیمے کے دَر پہ مضطر
اٹھارہ برسوں سے جس کو پالا وہ آج مقتل میں جا رہا ہے

کوئی بتا دے کہاں پہ میرے جگر کا ٹکڑا تڑپ رہا ہے
کہاں ہو اکبر پکارو بیٹا اندھیرا آنکھوں میں چھا رہا ہے

کہا یہ سرور نے ظالموں سے کوئی تو اولاد والا ہوگا
یہ دیکھو معصوم میرا تم کو زبان سوکھی دِکھا رہا ہے

کبھی مدینے کی سمت دیکھا کبھی نجف کی طرف نظر کی
کوئی تو آئے ، لحد میں بابا پسر کا لاشہ لِٹا رہا ہے

بلاؤ زینب رباب بانو کو آؤ جی بھر کے آج دیکھو
سلام پڑھ کے یہ آخری اب حسین مقتل میں جا رہا ہے

کہا یہ شہ نے اے شمر اُٹھ جا نہ تیری بوٹھی چھری چلے گی
یہ حلق نانا کی بوسہ گاہ ہے جہاں تو خنجر چلا رہا ہے

کہاں وہ آغوشِ فاطمہ اور کہاں یہ صحرا کی جلتی ریتی
رِدا زمیں پر بچھاؤ زہرا حسین سجدہ بجا رہا ہے

پکاری زینب اے میرے بھیاّ بہن کا اپنی یہ حال دیکھو
سروں سے سائے تو چھن چکے ہیں رِدا بھی ظالم ہٹا رہا ہے

شفیعِ محشر ہے اُس کو بیڑی پہنا کے ظالم چلا رہا ہے
امامِ جِنّ و ملک ہے قیدی زمانہ کِس کو ستا رہا ہے

ہو ساتھ برہان دیں کے یا رب حسین و عباس کی زیارت
جمالی دیکھیں نصیب کِس دِن ہمیں یہ لمحہ دِکھا رہا ہے

*****